بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ (۳۱:۶)

اصابیح الغراء
للوقایۃ
عن عذاب الغناء

گانے بجانے کی حرمت کا ثبوت

قرآن، حدیث اور اجماع ائمہ اربعہ رحمہم اللہ تعالیٰ سے

افاضۂ

حضرت فقیہ العصر دامت برکاتہم

تحریر

حضرت مفتی محمد ابراہیم صاحب صادق آبادی مدظلہ

کتبہ فاروقی

المصابيح الغراء للوقاية عن عذاب الغناء

گانے بجانے پر

اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم کی لعنت

زلزلہ، خسف، مسخ

اور

طرح طرح کے عذابوں کی وعیدیں

- آیاتِ قرآنیہ
- احادیثِ مبارکہ
- ائمہ اربعہ رحمہم اللہ تعالیٰ

گانا باجا سننا حرام ہے اور ہر برائی کی جڑ

سوال : ہمارے کالج میں اسلامیات کے پروفیسر صاحب کہتے ہیں کہ موسیقی کے آلات کے ساتھ اچھے گیت، گانے اور قوالیاں سُننا شرعاً جائز ہے، اسے ناجائز اور حرام بتلانا مولویوں کی باتیں ہیں، دلیل یہ دیتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دف بجایا گیا، بچیاں گاتی رہیں مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع نہ فرمایا، موسیقی کے جدید آلات بھی دف کی ترقی یافتہ شکل ہیں، موسیقی سننے میں کوئی مضایقہ نہیں کہ یہ روح کی غذا ہے اور صوفیۂ کرام سماع کا مستقل شغل رکھتے تھے۔

قرآن و سنت کی روشنی میں اس مسئلہ پر روشنی ڈالیے اور پروفیسر صاحب کے دلائل کا بھی جائزہ لیجئے، بیّنوا توجروا۔

الجواب باسم ملهم الصواب

ماتم کا مقام ہے کہ جس رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے راگ باجوں کا مٹانا اپنی بعثت کا مقصد بتایا اسی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نہاد اُمتی آج اس گناہ پر دل وجان سے فدا ہیں، بلکہ اس بیحیائی کو سند جواز مہیا کرنے کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا رہے ہیں، ان ظلمت جدیدہ کے متوالوں کو یہ موٹی سی حقیقت کون سمجھائے کہ اللہ تعالیٰ کی شریعت چودہ سو سال سے مکمل ہے اس کا ہر ہر مسئلہ اٹل لازوال اور قیامت تک کے لئے محفوظ ہے، تمہاری موافقت یا مخالفت سے کسی مسئلہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا، جو چیز شرعاً حلال ہے وہ تا قیامت حلال رہے گی اور جو چیز از روئے شرع حرام ہے وہ بھی رہتی دنیا تک حرام ہی رہے گی گو کہ دنیا بھر کے ووٹ اس کے خلاف پڑ جائیں۔

شریعت مطہرہ میں موسیقی کی حرمت کا مسئلہ بھی ایک ایسا بدیہی مسئلہ ہے جس پر دلیل پیش کرنے کی چنداں حاجت نہیں، اس قسم کے قطعی حرام کو مباح و جائز قرار دینے کی جسارت بالکل ایسی ہی ہے جیسے کوئی سرپھرا یہ کہنے لگے کہ شریعت کی رو سے زنا، شراب نوشی، سودخوری اور رشوت جائز ہے۔ ظاہر ہے اس قسم کی یاوہ گوئی کسی درجہ میں بھی لائقِ اعتنا نہیں، نہ ہی

اس قابل ہے کہ اسکی تردید میں وقت ضائع کیا جائے، مگر کیا کیا جائے؟ اس دور ہوا پرستی میں علم و تحقیق کے عنوان سے جو خس و خاشاک بھی پیش کیا جائے اسے مبادیات دین سے ناآشنا جدید طبقے میں "جدید تحقیق" کے عنوان سے جلد پزیرائی حاصل ہو جاتی ہے، اس طرح ہر کفر و الحاد اس بدقسمت معاشرہ میں بآسانی کھپ جاتا ہے۔

اکبر مرحوم نے کیا خوب کہا ہے ؎

اُنھوں نے دین کب سیکھا ہے رہ کر شیخ کے گھر میں
پلے کالج کے چکر میں مرے صاحب کے دفتر میں

ان تمہیدی سطور کے بعد ہم موسیقی کی حرمت کے دلائل پیش کرتے ہیں۔

دلائلِ حُرمت

آیاتِ قرآنیہ:

(۱) ومن الناس من یشتری لھو الحدیث لیضل عن سبیل اللّٰہ بغیر علم و یتخذھا ھزوا اولئک لھم عذاب مھین ٥ (۳۱: ٦)

"اور بعض آدمی ایسا ہے جو ان باتوں کا خریدار بنتا ہے جو غافل کرنے والی ہیں تاکہ اللہ کی راہ سے بے سمجھے بوجھے گمراہ کرے اور اسکی ہنسی اُڑاوے، ایسے لوگوں کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔"

امام ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

عن ابی الصھباء البکری انہ سمع عبداللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ وھو یُسأل عن ھٰذہ الآیۃ (ومن الناس من یشتری لھو الحدیث لیضل عن سبیل اللّٰہ) فقال عبداللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ الغناء واللّٰہ الذی لا الٰہ الا ھو یرددھا ثلاث مرات۔

وکذا قال ابن عباس وجابر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھم وعکرمۃ وسعید بن جبیر ومجاھد ومکحول وعمرو بن شعیب وعلی بن بذیمہ رحمھم اللّٰہ تعالیٰ۔

وقال الحسن البصری رحمہ اللّٰہ تعالیٰ نزلت ھٰذہ الآیۃ (ومن الناس من یشتری لھو الحدیث لیضل عن سبیل اللّٰہ بغیر علم) فی الغناء والمزامیر۔ (تفسیر ابن کثیر ص ۴۵۷ ج ۳)

"حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تین بار قسم اُٹھا کر فرمایا کہ لھو الحدیث سے مراد گانا بجانا ہے۔"

حضرت ابن عباس و جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حضرت عکرمہ، سعید بن جبیر، مجاہد، مکحول، عمرو بن شعیب اور علی بن بذیمہ رحمہم اللہ تعالیٰ سے بھی اس آیت کی یہی تفسیر منقول ہے۔ اور حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ آیت گانے اور راگ باجوں کے متعلق اتری ہے۔"

یہی تفسیر قرطبی صـ۵۱ ج ۱۴، بغوی صـ۴۰۸ ج ۴، خازن صـ۴۶۸ ج ۳، مدارک بھامش خازن صـ۴۶۸ ج ۳، مظہری صـ۲۴۶ ج ۷ وغیرہا میں مفصل مذکور ہے۔

(۲) واستفزز من استطعت منھم بصوتک الآیۃ (۱۷: ۶۴)

"اور پھسلا لے ان میں سے جس کو تو پھسلا سکے اپنی آواز سے۔"

امام ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

وقولہ تعالیٰ (واستفزز من استطعت منھم بصوتک) قیل ھو الغناء قال مجاھد رحمہ اللہ تعالیٰ باللھو والغناء ای استخفھم بذلک وقال ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فی قولہ (واستفزز من استطعت منھم بصوتک) قال کل داع دعا الی معصیۃ اللہ عزّ وجل وقالہ قتادۃ رحمہ اللہ تعالیٰ واختارہ ابن جریر رحمہ اللہ تعالیٰ۔ (تفسیر ابن کثیر صـ۵ ج ۳)

"اس آیت میں شیطانی آواز سے گانا بجانا مراد ہے۔ امام مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ (اے ابلیس!) تو انھیں کھیل تماشوں اور گانے بجانے کے ساتھ مغلوب کر۔ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں اس آیت میں ہر وہ آواز مراد ہے جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی طرف دعوت دے، یہی قول حضرت قتادہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا ہے اور اسی کو ابن جریر رحمہ اللہ تعالیٰ نے اختیار فرمایا ہے۔"

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ اسی کے ذیل میں فرماتے ہیں:

ومن المعلوم ان الغناء من اعظم الدواعی الی المعصیۃ ولھذا فسر صوت الشیطان بہ (اغاثۃ اللھفان صـ۲۵۵ ج ۱)

"اور سب کو معلوم ہے کہ معصیت کی طرف دعوت دینے والوں میں گانا بجانا سب سے بڑھ کر ہے اسی وجہ سے "شیطان کی آواز" کی تفسیر اسی کے ساتھ کی گئی ہے۔"

(۳) افمن ھذا الحدیث تعجبون ۝ وتضحکون ولا تبکون ۝ وانتم سامدون ۝ (۵۳: ۵۹)

"سو کیا تم لوگ اس کلام سے تعجب کرتے ہو اور ہنستے ہو اور روتے نہیں ہو اور

تم تکبر کرتے ہو"

لفظ "سامدون" کی تفسیر میں امام ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال الغناء ھی یمانیۃ اسمد لنا غن لنا وکذا قال عکرمۃ رحمہ اللہ تعالیٰ (تفسیر ابن کثیر ص ۲۶۰ ج ۴)

"ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس کے معنیٰ ہیں "گانا" اور یہی قول عکرمہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا ہے"

تفسیر ابن جریر ص ۴۳ ج ۲۷، قرطبی ص ۱۲۳ ج ۱۷، روح المعانی ص ۷۲ ج ۲۷ وغیرہا میں بھی یہی مذکور ہے۔

(۴) والذین لایشھدون الزور واذا مروا باللغو مروا کراما (۲۵: ۷۲)

"اور وہ بیہودہ باتوں میں شامل نہیں ہوتے، اور اگر بیہودہ مشغلوں کے پاس کو ہو کر گزریں تو سنجیدگی کے ساتھ گزر جاتے ہیں"

امام ابوبکر جصاص رحمہ اللہ تعالیٰ اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

عن ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالیٰ الزور الغناء (احکام القرآن ص ۳۴۷ ج ۳)

"امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ زور کے معنیٰ ہیں گانا بجانا"

علامہ حسین بن مسعود بغوی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

وقال محمد بن الحنفیۃ رحمہ اللہ تعالیٰ لایشھدون اللغو والغناء۔

(معالم التنزیل ص ۲۵۱ ج ۴)

"حضرت محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ بیہودہ باتوں اور گانے بجانے کی مجلس میں شامل نہیں ہوتے"

امام ابن جریر رحمہ اللہ تعالیٰ مختلف اقوال کو جمع کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

فاولی الاقوال بالصواب فی تأویلہ ان یقال الذین لایشھدون الزور شیئا من الباطل لاشرکا ولاغناء ولاکذبا ولاغیرہ وکل ما لزمہ اسم الزور۔

(تفسیر ابن جریر ص ۲۹ ج ۱۹)

"سب سے صحیح قول یہ ہے کہ یوں کہا جائے: وہ (رحمٰن کے بندے) کسی قسم کے باطل میں شریک نہیں ہوتے نہ شرک میں اور نہ گانے بجانے میں اور نہ جھوٹ میں

اور نہ اس کے علاوہ کسی ایسے عمل میں جس پر "زور" کا اطلاق ہو۔"

احادیث مبارکہ:

① لیکونن من امتی اقوام یستحلون الحر والحریر والخمر والمعازف۔

(صحیح بخاری)

"میری اُمت میں کچھ لوگ پیدا ہونگے جو زنا، ریشم، شراب اور راگ باجوں کو حلال قرار دیں گے۔"

② لیشربن ناس من امتی الخمر یسمونھا بغیر اسمھا یعزف علی رؤسھم بالمعازف والمغنیات یخسف اللہ بھم الارض ویجعل منھم القردۃ والخنازیر۔

(ابوداؤد، ابن ماجۃ، ابن حبان)

"میری اُمت کے کچھ لوگ شراب پئیں گے مگر اس کا نام بدل کر، انکی مجلسیں راگ باجوں اور گانے والی عورتوں سے گرم ہونگی، اللہ انھیں زمین میں دھنسا دیگا اور ان میں سے بعض کو بندر و خنزیر بنا دیگا۔"

③ عن نافع رحمہ اللہ تعالیٰ ان ابن عمر رضی اللہ عنھما سمع صوت زمارۃ راع فوضع اصبعیہ فی اذنیہ وعدل راحلتہ عن الطریق وھو یقول یا نافع! یا نافع! اتسمع؟ فاقول نعم! فمضی حتی قلت لا! فرفع یدہ وعدل راحلتہ الی الطریق وقال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمع زمارۃ راع فصنع مثل ھذا۔ (احمد، ابوداؤد، ابن ماجۃ)

"نافع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو راہ چلتے ایک گڈریئے کی بانسری کی آواز سُنائی دی تو کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں اور راستہ سے ایک طرف ہٹ کر چلنے لگے اور مجھ سے بار بار پوچھتے: "کیا بانسری کی آواز تمھیں سُنائی دے رہی ہے"؟ میں جواب دیتا جی ہاں! اسی طرح انگلیاں کانوں میں دیئے چلتے رہے، حتی کہ میں نے کہا: "اب آواز نہیں آرہی" تب انگلیاں کانوں سے ہٹائیں اور راستہ چلنے لگے، پھر فرمایا، ایک بار حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی بعینہ یہی واقعہ پیش آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کانوں میں انگلیاں دے لیں اور یہی عمل فرمایا۔"

سوچنے کا مقام ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شیطانی آواز کو لمحہ بھر سننا

گوارا نہ فرمایا آج آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیوا اس پر اس درجہ فریفتہ ہیں کہ انھیں لمحہ بھر اس کی جدائی گوارا نہیں، اور چوبیس گھنٹے انکی محفلوں کی گرم بازاری اسی لعنت پر موقوف ہے اور اس کی وبا اتنی کثرت سے ہے کہ کوئی شریف آدمی کسی کوچہ و بازار سے کانوں میں انگلیاں دئیے بغیر گزر نہیں سکتا۔

④ فی ھٰذہ الامۃ خسف ومسخ وقذف فقال رجل من المسلمین یارسول اللہ! ومتی ذٰلک؟ قال اذا ظھرت القیان والمعازف وشربت الخمور (جامع ترمذی)

"اس امت پر یہ آفتیں آئیں گی: زمین میں دھنسنا، شکلوں کا مسخ ہونا، اور پتھروں کی بارش۔ ایک صحابی نے دریافت کیا، یارسول اللہ! یہ کب ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب گانے والی عورتوں اور راگ باجوں کا دور دورہ ہوگا اور سرعام شراب نوشی ہوگی۔"

⑤ ان اللہ عز وجل بعثنی ھدی ورحمۃ للمؤمنین وامرنی بمحق المزامیر والاوتار والصلیب وامر الجاھلیۃ (احمد، ابوداؤد الطیالسی)

"مجھے اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کے لئے ہدایت ورحمت بناکر مبعوث فرمایا ہے اور باجے، شرکیہ تعویذ گنڈے، صلیب اور زمانۂ جاہلیت کے غلط کاموں کے مٹانے کا حکم فرمایا ہے۔"

⑥ الکوبۃ حرام والدّن حرام والمزامیر حرام (مسدد، بیہقی، بزار)

"طبلہ، سارنگی حرام ہیں، اور شراب کے برتن حرام ہیں، اور باجے بانسری حرام ہیں۔" شراب کے برتنوں کی حرمت کا حکم ابتداء میں تھا جو بعد میں منسوخ ہوگیا۔

⑦ الغناء ینبت النفاق فی القلب کما ینبت الماء البقل، (ابوداؤد، بیہقی، ابن ابی الدنیا)

"گانا بجانا دل میں نفاق اگاتا ہے جیساکہ پانی سبزے کو اگاتا ہے۔"

⑧ وظھرت القینات والمعازف وشربت الخمور ولعن اٰخر ھٰذہ الامۃ اولھا فارتقبوا عند ذٰلک ریحا حمراء وزلزلۃ وخسفا ومسخا وقذفا واٰیات تتابع کنظام بال قطع سلکہ (جامع ترمذی)

"جب گانے والی عورتوں اور راگ باجوں کا ظہور ہوا اور شرابیں کثرت سے پی جائیں

اوراس اُمت کے آخری لوگ پہلے زمانہ کے لوگوں پر طعن وتشنیع کرنے لگیں تو ایسے وقت ان عذابوں کا انتظار کرو: سرخ آندھیاں، زلزلے، زمین میں دھنسنا، شکلوں کا بگڑنا، پتھروں کی بارش، اورایسی نشانیاں جو پے در پے اس طرح آئیں جیسے پرانا بوسیدہ ہار جس کی لڑی ٹوٹ جائے اور دانے ایک ایک کر کے بکھر جائیں۔"

⑨ اذا فعلت امتی خمس عشرۃ خصلۃ حلت بھا البلاء وفیھا واتخذت القیان والمعازف (جامع ترمذی)

"جب میری اُمت یہ پندرہ کام بکثرت کرنے لگے تو ان پر مصیبت اُترے گی منجملہ ان کے ایک یہ کہ گانے والی عورتیں اور باجے بانسریاں عام ہوجائیں۔"

⑩ صوتان ملعونان فی الدنیا والآخرۃ مزمار عند نغمۃ ورنۃ عند مصیبۃ۔

(البزار، بیہقی، ابن مردویۃ)

"دو آوازیں دنیا و آخرت میں ملعون ہیں، ایک گانے کے ساتھ راگ باجوں کی آواز، دوسری مصیبت کے وقت چیخنے چلانے کی آواز۔"

⑪ نھیت عن صوتین احمقین فاجرین صوت عند نغمۃ لھو ولعب ومزامیر الشیطان وصوت عند مصیبۃ لطم وجوہ وشق جیوب۔

(مستدرک حاکم ص۴۰ ج۴ مصنف ابن ابی شیبۃ ص۳۹۳ ج۳ وغیرھما)

"میں دو حماقت اور فسق وفجور سے بھری آوازوں سے روکتا ہوں، ایک لہو ولعب اور شیطانی باجوں کے ساتھ گانے کی آواز، دوسری مصیبت کے وقت چہرے پیٹنے اور گریبانوں کو چاک کر کے نوحہ کی آواز۔"

⑫ الجرس مزامیر الشیطان (صحیح مسلم، سنن ابی داؤد)

"گھنٹی شیطان کے باجے ہیں۔"

⑬ یمسخ قوم من ھذہ الامۃ فی آخر الزمان قردۃ وخنازیر قالوا یا رسول اللہ الیس یشھدون ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ قال بلٰی ویصومون ویحجون ویصلون قیل فما بالھم؟ قال اتخذوا المعازف والقینات (مسند ابن ابی الدنیا)

"آخر زمانہ میں اس امت کے کچھ لوگ بندروں خنزیروں کی صورت میں مسخ

کئے جائیں گے۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا وہ اس بات کی گواہی نہ دیں گے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیوں نہیں بلکہ اس سے بھی بڑھ کر وہ روزے رکھیں گے، حج کریں گے اور نماز پڑھیں گے، عرض کیا گیا پھر کس سبب سے یہ عذاب ہوگا؟ فرمایا: راگ باجوں اور گانے والی لونڈیوں کا شغل اختیار کرنے کے سبب۔"

اختصار کے پیش نظر ہم انہی چند روایات پر اکتفاء کرتے ہیں۔ حضرت مفتی محمد شفیع صاحب قدس سرہٗ کی کتاب "کشف الغناء عن وصف الغناء" مندرج احکام القرآن ص۲۰۳ ج ۳ اس موضوع پر جامع ترین کتاب ہے جس میں مزید کئی روایات ہیں، مولانا عبد المعز صاحب نے اس کتاب کا ترجمہ کیا ہے بنام "اسلام اور موسیقی" اس میں اور بھی بہت زیادہ روایات جمع کر دی ہیں۔

اجماع ائمہ اربعہ رحمہم اللہ تعالیٰ:

گانے بجانے کی حرمت پر ائمہ اربعہ رحمہم اللہ تعالیٰ کا اجماع منعقد ہے، اور ان کے مذاہب کی مستند کتب سے اس پر بیسیوں عبارات پیش کی جا سکتی ہیں مگر ہم صرف ایک ایک عبارت پر اکتفاء کرتے ہیں:

① امام زین الدین ابن نجیم حنفی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

(قولہ او یغنی للناس) لانہ یجمع الناس علی ارتکاب کبیرۃ کذا فی الھدایۃ وظاھرہ ان الغناء کبیرۃ وان لم یکن للناس بل لاسماع نفسہ رفعا للوحشۃ، وھو قول شیخ الاسلام رحمہ اللہ تعالیٰ فانہ قال بعموم المنع۔

وفی المعراج الملاھی نوعان محرم وھو الألات المطربۃ من غیر الغناء کالمزمار سواء کان من عود او قصب کالشبابۃ اوغیرہ کالعود والطنبور لما روی ابو امامۃ رضی اللہ عنہ انہ علیہ الصلوٰۃ والسلام قال ان اللہ بعثنی رحمۃ للعالمین وامرنی بمحق المعازف والمزامیر ولانہ مطرب مصد عن ذکر اللہ تعالیٰ والنوع الثانی مباح وھو الدف فی النکاح۔

(البحر الرائق ص۸۳ ج ۷)

"لوگوں کے سامنے گانے والے کی شہادت قبول نہیں اس لئے کہ وہ لوگوں کو ایک

کبیرہ گناہ کے ارتکاب پر جمع کر رہا ہے، ہدایہ میں یونہی ہے، اس کا ظاہر مطلب یہ ہے کہ گانا ایک کبیرہ گناہ ہے گو کہ لوگوں کے لئے نہ گایا جائے بلکہ وحشت و تنہائی دور کرنے کے لئے صرف اپنے لئے گایا جائے، اور یہی شیخ الاسلام خواہر زادہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ انھوں نے گانے کو مطلقاً منع لکھا ہے۔

اور معراج الدرایۃ میں ہے کہ کھیل تماشے دو قسم کے ہیں، ایک تو حرام ہے، اور وہ ہے گائے بغیر صرف ہیجان و مستی پیدا کرنے والے آلات کی آواز، جیسے بانسری خواہ لکڑی کی ہو یا نرکل کی جیسے شبابہ، یا بانسری کے سوا کوئی اور آلہ ہو جیسے عود و طنبور۔

حرمت کی وجہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے اور مجھے باجے تاشے اور بانسریاں مٹانے کا حکم فرمایا ہے۔

حرمت کی دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ مستی آور اور ذکر الٰہی سے مانع ہے۔

اور تفریح کی دوسری قسم جائز ہے اور وہ ہے نکاح کے موقع پر دف بجانا۔"

اکثر فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے بھی ناجائز قرار دیا ہے، تفصیل آگے آرہی ہے۔

(۲) علامہ محمد بن محمد حطاب مالکی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

قال فی التوضیح الغناء ان کان بغیر اٰلۃ فھو مکروہ۔

واما الغناء باٰلۃ فان کانت ذات اوتار کالعود والطنبور فممنوع وکذلک المزمار والظاھر عند بعض العلماء ان ذلک یلحق بالمحرمات وان کان محمد اطلق فی سماع العود انہ مکروہ، وقد یرید بذلک التحریم۔ ونص محمد بن الحکیم علی ان سماع العود ترد بہ الشھادۃ قال وان کان ذلک مکروھا علی کل حال وقد یرید بالکراھۃ التحریم کما قدمنا (مواھب الجلیل ص۱۵۳ ج ۶)

"توضیح میں ہے کہ گانا اگر بغیر آلات موسیقی کے ہو تو وہ مکروہ ہے، یہاں مکروہ سے مراد حرام ہے۔

اور آلات کے ساتھ گانا اگر ایسے آلہ کے ساتھ ہے جو تاروں والا ہے جیسے عود اور طنبور تو یہ گانا ممنوع ہے اور اسی طرح بانسری بھی ممنوع ہے۔

محمد بن حکیم رحمہ اللہ تعالیٰ نے تصریح فرمائی ہے کہ عود سننے والے کی گواہی رد کی جائیگی، اس کا سننا ہر حال میں مکروہ ہے، یہاں مکروہ سے حرام مراد ہے جیسے گزر چکا"۔

③ امام ابوحامد غزالی شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ حرمتِ غناء کے متعلق حضرت امام ابوحنیفہ، سفیان ثوری، مالک بن انس و دیگر علماء رحمہم اللہ تعالیٰ کا مذہب نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

وقال الشافعی رحمہ اللہ فی کتاب آداب القضاء : ان الغناء لھو مکروہ یشبہ الباطل ومن استکثر منہ فھو سفیہ ترد شھادتہ۔

قال الشافعی رضی اللہ عنہ صاحب الجاریۃ اذا جمع الناس لسماعھا فھو سفیہ ترد شھادتہ۔

وحکی عن الشافعی رحمہ اللہ انہ کان یکرہ الطقطقۃ بالقضیب ویقول وضعتہ الزنادقۃ لیشتغلوا بہ عن القرآن (احیاء علوم الدین ص۲۶۹ ج ۲)

"امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کتاب آداب القضاء میں لکھتے ہیں کہ گانا بجانا ایک مکروہ اور باطل مشغلہ ہے، جو اس میں زیادہ انہماک رکھے وہ احمق ہے، اس کی گواہی رد کردی جائے گی۔

امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ گانے والی لونڈی کا مالک اگر گانا سنانے کے لئے لوگوں کو جمع کرے تو وہ بھی احمق اور مردود الشہادۃ ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ سے مروی ہے کہ چھڑی بجانے سے جو ٹک ٹک کی آواز پیدا ہو وہ بھی مکروہ وناپسندیدہ ہے، یہ فتنہ زندیق لوگوں کی ایجاد ہے تاکہ اس کے ذریعہ مسلمانوں کو قرآن مجید سے غافل کردیں"۔

④ علامہ علی بن سلمان مرداوی حنبلی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

قال فی الرعایۃ یکرہ سماع الغناء والنوح بلا آلۃ لھو ویحرم معھا وقیل یدونھا من رجل وامرأۃ (الانصاف ص۵۱ ج ۱۲)

"الرعایۃ میں ہے کہ گانا اور نوحہ آلات موسیقی کے بغیر مکروہ ہے، اور ان آلات کے ساتھ حرام ہے، اور ایک قول یہ بھی ہے کہ ان آلات کے بغیر بھی حرام ہے،

خواہ مرد کی آواز ہو یا عورت کی "
آگے لکھتے ہیں :

قال فی الفروع یکرہ غناء وقال جماعۃ یحرم وقال فی الترغیب اختارہ الاکثر۔
(حوالۂ بالا)

"فروع میں لکھا ہے کہ گانا مکروہ ہے اور علماء کی ایک جماعت کا کہنا ہے کہ حرام ہے، اور ترغیب میں لکھا ہے کہ اکثر حضرات نے اس قول حرمت کو اختیار کیا ہے "

نتیجہ میں کوئی اختلاف نہیں اس لئے کہ مکروہ بھی بحکم حرام ہی ہے۔

عذرِ گناہ :

موسیقی کے جواز پر عموماً دو دلائل پیش کئے جاتے ہیں :

(۱) شادی کے موقع پر دف بجانا حدیث سے ثابت ہے اور موسیقی بھی دف ہی کی ترقی یافتہ شکل ہے۔

جواب : احادیث میں جس دف کا ذکر ہے وہ صرف نکاح کے موقع پر کچھ دیر کے لئے بجایا جاتا تھا، شادی کے علاوہ بلاضرورت دف بجانے والوں کو سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ دُرّوں کی سزا دیتے تھے۔

ان الفاروق رضی اللہ عنہ اذا سمع صوت الدف بعث ینظر فان کان فی الولیمۃ سکت وان کان فی غیرہ عمل بالدرۃ (فتح القدیر ص۳۶ ج۶، البحر الرائق ص۸۸ ج۷)

پھر دف پیٹنے والی عموماً بچیاں ہوتی تھیں مردوں کا دف پیٹنا کہیں ثابت نہیں۔

پھر یہ دف بھی اہل عرب کی عادت کے مطابق بالکل سادگی سے پیٹا جاتا تھا نہ اس میں جھانجھ ہوتی تھی نہ رقص و سرود یا طرب و مستی کا کوئی اور نشان، فی زمانا ایسے دف کا وجود کہیں نظر نہیں آتا۔

معہذا مذکورہ بالا شرائط کی رعایت سے دف پیٹنے کی گنجائش بھی حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ہے، احناف میں سے اکثر فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ اسے بھی ناجائز قرار دیتے ہیں۔

قال التوربشتی رحمہ اللہ تعالیٰ انہ حرام علی قول اکثر المشایخ وما ورد من ضرب

الدف فی العرس کنایۃ عن الاعلان (امداد الفتاویٰ ص۲۸۳ ج ۲)

"امام تورپشتی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ دف اکثر مشایخ کے قول کے مطابق حرام ہے اور شادی کے موقع پر جو دف بجانا ثابت ہے اس سے اعلان وتشہیر مراد ہے۔"

امداد الفتاویٰ میں تورپشتی رحمہ اللہ تعالیٰ کا یہ قول بحوالہ شرح نقایہ، نصاب الاحتساب و بستان العارفین منقول ہے آخری دو کتابیں موجود نہیں، شرح نقایہ میں سرسری تلاش سے دستیاب نہیں ہوا، بہرحال نصوص محرمہ کے پیش نظر یہ توجیہ کرنا لازم ہے، اور یہ کوئی تاویل بعید نہیں عام محاورات کے مطابق ہے۔

اعلان وتشہیر کے لئے یہ کنایہ عرف عام میں بہت مشہور اور زبان زد ہے، مثلاً:

"بیانگ دہل کہہ رہے ہیں"

"ڈھول بجا رہے ہیں"

"ڈھنڈورا پیٹ رہے ہیں"

"نقارہ پیٹ رہے ہیں"

ہم اوپر ذکر کر آئے ہیں کہ یہ اختلاف سادہ دف کے متعلق ہے، ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

المراد به الدف الذی کان فی زمن المتقدمین واما ما علیه الجلاجل فینبغی ان یکون مکروها بالاتفاق (مرقاۃ المفاتیح ص۲۱ ج ۶)

"اس سے مراد وہ دف ہے جو متقدمین کے دور میں استعمال ہوتا تھا، جھانجھ دار دف بالاتفاق مکروہ ہے۔"

مکروہ کا اطلاق حرام پر کیا گیا، جیسے اوپر گزرا۔

(۲) بعض صوفیہ سے منقول ہے کہ وہ ساز بجا کر سماع کرتے تھے۔

جواب: اول تو مسائل شرعیہ میں کسی صوفی کے قول وعمل سے استناد خلاف اصول ہے، اس موقع پر حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ جو خود بہت بڑے صوفی اور عارف ہیں ان کا یہ ارشاد یاد رکھنے کے قابل ہے:

عمل صوفیہ در حل وحرمت سند نیست، ہمیں بس است کہ ما ایشان را معذور داریم وملامت نہ کنیم، وامر ایشان را بحق سبحانہ وتعالیٰ مفوض داریم، اینجا قول ابی حنیفہ وامام ابی یوسف

وامام محمد رحمہم اللہ تعالیٰ معتبر است نہ عمل ابوبکر شبلی وابوحسن نوری رحمہما اللہ تعالیٰ۔
(مکتوبات صفحہ ۳۳۵ دفتر اوّل)

"حلّت وحرمت میں صوفیہ کا عمل حجت نہیں، بس اتنا ہی کافی ہے کہ ہم انھیں معذور گردانیں اوران پر ملامت نہ کریں، اوران کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کریں، یہاں امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ تعالیٰ کا قول معتبر ہے نہ کہ ابوبکر شبلی وابوالحسن نوری رحمہما اللہ تعالیٰ کا عمل"

دوسرے ان صوفیہ کا سماع مخصوص احوال میں بطور دوار وعلاج ہوتا تھا اور اسمیں وہ حضرات بہت سی شرائط ملحوظ رکھتے تھے جن کی تفصیل یہ ہے:

قال الخیر الرملی رحمہ اللہ تعالیٰ:

ومن اباحہ من المشایخ الصوفیۃ فلمن تخلّی عن الھویٰ وتحلّی بالتقویٰ واحتاج الی ذلك احتیاج المریض الی الدواء ولہ شرائط:

احدھا: ان لایکون فیھم امرد۔

والثانی: ان لایکون جمیعھم الامن جنسھم لیس فیھم فاسق ولا اھل الدنیا ولا امرأۃ۔

والثالث: ان تکون نیۃ القوال الاخلاص لا اخذ الاجر والطعام۔

والرابع: وان لایجتمعوا لاجل طعام اوفتوح۔

والخامس: لایقومون الامغلوبین۔

والسادس: لایظھرون وجدًا الاصادقین (الفتاویٰ الخیریۃ ص۱۷۹ ج۲)

"اورمشایخ صوفیہ میں سے جس نے سماع کو جائز کہا ہے تو ان شرطوں سے کہ صاحبِ سماع خواہش نفس سے پاک اور زیورتقویٰ سے مزین ہو، اور سماع کے لئے اسے ایسی احتیاج ومجبوری ہو جیسے مریض کو دوار کے لئے ہوتی ہے، اوراس کے جواز کے لئے کئی شرائط ہیں:

پہلی شرط: سماع کرنے والوں میں کوئی بے ریش نہ ہو۔

دوسری شرط: سب عارفین کاملین ہوں، ان میں کوئی فاسق وفاجر طالب دنیا اورعورت نہ ہو۔

تیسری شرط: قوال کی نیت اخلاص پر مبنی ہو مزدوری، معاوضہ اور کھانا مدنظر نہ ہو۔
چوتھی شرط: مجمع کھانے یا دیگر دنیوی اغراض کے لئے اکٹھا نہ ہوا ہو۔
پانچویں شرط: اس دوران قیام نہ کریں الا یہ کہ مغلوب اور بےخود ہوجائیں۔
چھٹی شرط: وجد و مستی کا اظہار نہ کریں الا یہ کہ سچے ہوں، ریا و تصنع نہ ہو۔"
پھر ان شرائط کی پابندی کے ساتھ بھی سماع صرف کامل درجہ کے منتہی عارفین کرتے تھے۔ مبتدی سالک کو سختی سے منع فرماتے تھے۔

امام الطائفہ حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ کہہ کر سماع سے توبہ کی کہ اب ان شرطوں کی پابندی اٹھتی جارہی ہے۔

قال الشیخ السہروردی رحمہ اللہ تعالیٰ:

وقیل ان الجنید ترک السماع فقیل له کنت تستمع؟ فقال مع من؟ قیل له تسمع لنفسك؟ فقال ممن؟ لانهم کانوا لا یسمعون الا من اهل مع اهل فلما فقد الاخوان ترک فما اختاروا السماع حیث اختاروه الا بشروط وقیود وآداب (عوارف المعارف ص۱۴۱ ج۱)

"حضرت جنید رحمہ اللہ تعالیٰ نے سماع چھوڑ دیا تھا، آپ سے دریافت کیا گیا: آپ سنتے تھے؟ فرمایا: کس کے ساتھ؟ عرض کیا گیا: آپ تنہائی میں سنتے ہیں؟ فرمایا: کس سے؟ یہ حضرات قیود و شروط سے سنتے تھے جب وہ مفقود ہوگئیں تو سماع چھوڑ دیا۔"

حضرت مفتی اعظم قدس سرہ رقمطراز ہیں:

ان هذه الشرائط لا تکاد توجد فی زماننا فلا رخصة فی السماع فی عصرنا اصلا کیف؟ وقد تاب سید الطائفة جنید قدس سره عن السماع لعدم اجتماع الشرائط فی عصره۔ (احکام القرآن ص۲۳۲ ج۳)

"یہ شرائط ہمارے زمانہ میں قطعاً نہیں پائی جاتیں، لہٰذا اس دور میں سماع کی قطعاً اجازت نہیں، اور اجازت ہو بھی کیونکر؟ جبکہ سید الطائفہ حضرت جنید قدس سرہ نے بایں سبب سماع سے توبہ کی تھی کہ انکے زمانہ میں تمام شرائط کی پابندی نہ رہی۔"
کوئی انصاف سے کہے کہ آج کل کی قوالی کو صوفیہ کے سماع سے کوئی دور کی نسبت بھی ہے؟

صوفیہ کا مقصدِ وحید اصلاح قلب تھا جبکہ یہاں حظِ نفس اور لذت کوشی کے سوا کوئی دوسرا مقصد ہی نہیں۔

باقی یہ دلیل کہ موسیقی روح کی غذاء ہے لاجواب ہے۔ واقعی! جو خبیث روحیں قرآن وحدیث کی شیریں آواز سے چین نہ پاتی ہوں، اور ذکر اللہ کی شراب صافی سے بھی انھیں حظ نہ ملتا ہو تو انکی غذا غنا، ومزامیر اور موسیقی ہی ہوسکتی ہے، نصیب اپنا اپنا۔

خلاصہ:

راگ باجوں، ساز و موسیقی اور مروّج قسم کی قوالیوں کا سننا شریعت کی رُو سے حرام ہے، ان منکرات کو جائز کہنا الحاد و بے دینی کے سوا کچھ نہیں، انھیں جائز ثابت کرنے کی نامبارک کوششیں درحقیقت وہی الحاد ہے جس کے بارے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی ہے کہ اس اُمت کے کچھ لوگ کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کریں گے مگر جائز و حلال سمجھ کر۔ واللہ العاصم من جمیع الفتن وھو الھادی الی سبیل الرشاد۔

محمد ابراہیم

نائب مفتی دارالافتاء والارشاد

۲۹ جمادی الآخرہ ۱۴۱۱ ہجری